OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:1, Issue: 1,Jan -June 2020
DOI:10.51665/al-duhaa.001.01.0019, PP: 43-58

بچوں کی کردار سازی میں جدید میڈیا کا کردار اور ہماری ذمہ داریاں: تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Role of Modern Day Media in Character Building of Children and our Responsibilities

Published: 10-07-2020
Accepted: 26-05-2020
Received: 25-04-2020

Sada Hussain Alvi
Ph.D Scholar, Department of Islamic & Religious Studies,
The University of Haripur,KPK
Email: aghaalvi@gmail.com

Dr Shabir Hussain
Department of Islamic Studies
Mohi-ud-Din Islamic University Nerian Sharif AJK
Email: s.hussain@miu.edu.pk

Abstract

Media is considered the forth pillar of any modern day state as it plays a very vital in creating and shaping of public opinion and building a society. This research focuses on the role of media in the upbringing of the young generation. The study comprises of few practical definitions and kinds of media. The research highlights the means and methods in which media influences the character building of little kids. The research brings to lights the positive and negative impacts of media on the character building of young kids.

Keywords: *Media, young generations, character building, positive and negative impacts.*

کردار سازی معنیٰ و مفہوم:

لغت میں کردار کا معنیٰ طرز، طریق، قاعدہ، شکل، کام، چلن، خصلت، عادت وغیرہ کے ہیں[1] اور سازی کا معنیٰ ہے بنانا۔[2] پس کردار سازی سے مراد انسان اپنی خصلتوں کو درست انداز میں بنانے کی کوشش کرے تو اسے کردار سازی کا عمل کہا جاتا ہے۔ جبکہ اصطلاح میں کردار سازی کا لفظ اکثر اوقات مثبت معانی میں استعمال ہوتا ہے اور اسے زیادہ تر تعلیم و تربیت کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور قرآن حکیم میں کردار سازی کی اصطلاح کو تزکیہ نفس سے تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے کہ:

﴿قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ﴿۱۴﴾﴾

CC BY

ترجمہ: تحقیق اُس نے فلاح پائی جس نے تزکیہ کیا۔[3]

اس آیت سے تزکیہ نفس کا مفہوم سمجھ میں آتا ہے۔ پس کردار سازی سے مراد انسان کی ہر اچھی عادت اور خصلت ہے جسے وہ اپنی ذات میں پیدا کرتا ہے تاکہ اس کی دنیا کے ساتھ ساتھ اس کی آخرت بھی سنور جائے اور وہ دنیوی اور اخروی زندگی میں کامیابی سے ہمکنار ہو۔

میڈیا کا معنی و مفہوم:

میڈیا انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ:

"Media are the collective communication outlets or tools used to store and deliver information or data."[4]

اردو زبان میں میڈیا کے لئے ذرائع ابلاغ کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے اور ذرائع ابلاغ کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ:

"ذرائع ابلاغ سے مراد ایسے تمام ذرائع ہیں کہ جن کی بدولت ایک انسان اپنا مافی الضمیر دوسرے انسانوں تک پہنچا سکتا ہے"۔[5]

عربی زبان میں میڈیا کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ:

هو نشر الحقائق والاخبار والافكار والآراء فی وسائل الاعلام المختلفة

یعنی "میڈیا سے مراد حقائق، اخبار، افکار اور آراء کو مختلف لوگوں وسائل کی مدد سے لوگوں تک پہنچانا ہے"۔[6]

انگریزی زبان کی مشہور و معروف لغت آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں "میڈیا" کے معانی کچھ یوں بیان کئے گئے ہیں کہ:

"میڈیا سے مراد ذرائع ابلاغ ہے خصوصاً یہ اخبارات و جرائد اور نشریات کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے"۔[7]

میڈیا کی تاریخی اہمیت:

میڈیا کی تاریخ بہت پرانی ہے ہر زمانے کے لوگ اپنے مافی الضمیر کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے مختلف ذرائع کا استعمال کرتے رہے ہیں کہ جن میں پرندوں وغیرہ کا استعمال عام سننے کو ملتا ہے کبھی بلند آواز سے لوگوں کو پکار کر اپنی بات اُن تک پہنچائی جاتی رہی اور پھر کاغذ کی ایجاد سے یہ کام کافی آسان ہو گیا اور دیواروں پر پمفلٹ وغیرہ کے ذریعہ سے یہ کام سرانجام دیا جانے لگا اور بالآخر صنعتی انقلاب کی بدولت دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح میڈیا میں بھی زبردست تبدیلیاں رونما ہوئیں یہاں تک کہ گذشتہ صدی کو میڈیا کے انقلاب کی صدی کا نام بھی دیا گیا ہے۔ "اب دن اور رات کے لمحات میں سے کوئی ایسا لمحہ نہیں ہے کہ جو میڈیا کی آنکھ سے اوجھل ہو اور انسان بیدار ہونے کے فوراً بعد سے لے کر سونے تک مسلسل میڈیا سے مربوط رہتا ہے چاہے وہ میڈیا سمعی ہو یا بصری"۔[8]

اگر میڈیا کی تاریخ کا بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا رشتہ انسان کی تخلیق سے جڑا ہوا ہے لیکن مختلف ادوار میں ابلاغ کے مختلف طریقے رائج رہے ہیں شروع میں اشاروں سے اپنی بات سمجھائی جاتی تھی پھر زبان کے ایجاد ہونے پر اشاروں اور کنایوں سے اگلے مرحلے کا آغاز ہوا اور وہ ایک دوسرے کو بول کر اپنا مافی الضمیر سمجھانے کا مرحلہ تھا پھر مزید کچھ وقت گزرنے کے بعد تحریر کا آغاز ہوا اور تحریر خطوط سے ہوتی ہوئی حروف اور پھر الفاظ تک پہنچی۔[9] آغاز میں درختوں کے پتوں، چھال، چمڑے، لکڑی اور ہڈی وغیرہ پر لکھا جاتا تھا اور پھر کپڑے کی ایجاد پر اسے تحریر کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ 751ق م ایک

قلمی خبر نامہ جاری کیا گیا جو کہ شاید میڈیا کی تاریخ کا پہلا شاہکار تھا۔1566ء میں وینس نامی شہر میں ایک حکومتی نمائندہ لوگوں کو سرکاری سطح پر خبریں سنانے کے لئے معمور کیا گیا اور اسی طرح پرنٹ میڈیا ترقی کی راہوں پر گامزن رہا اور میڈیا نے ایسی ترقی کی کہ واپس مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔آج ہزاروں کی تعداد میں مختلف زبانوں میں اخبارات ورسائل اور جرائد شائع ہو رہے ہیں اور انسانی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔[10]

میڈیا کی اقسام:

میڈیا کی تین بڑی اقسام ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

1. مطبوعاتی میڈیا
2. سمعی میڈیا
3. بصری میڈیا[11]

1:۔ مطبوعاتی میڈیا:

مطبوعاتی میڈیا میں کتب، اخبارات (روزنامہ، سہ روزہ، ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہانہ، سہ ماہی وغیرہ)، رسائل، جرائد اور ڈائجسٹ وغیرہ شامل ہیں۔[12]

2:۔ سمعی میڈیا:

سمعی میڈیا میں ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر، موبائل فون اور ٹیلی فون وغیرہ شامل ہیں۔[13]

3: بصری میڈیا:

ٹیلی ویژن، پروجیکٹر، فلمیں، سلائیڈز، کمپیوٹر اور لیپ ٹاپ وغیرہ شامل ہیں۔[14]

مطبوعاتی میڈیا/پرنٹ میڈیا:

مطبوعاتی یا پرنٹ میڈیا میں میڈیا کی مندرجہ ذیل اقسام شامل ہیں:

1:۔ کتب:

دورِ حاضر میں کتب کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں ہے اور دنیا میں موجود ہر زبان میں بے شمار موضوعات پر روزانہ کی بنیاد پر ہزاروں کتب شائع ہوتی ہیں اور کتب سے استفادہ کرانے والے طبقہ میں زیادہ تر پڑھے لکھے افراد ہوتے ہیں الغرض کتب قدیم اور جدید معلومات کے حصول کا ایسا ذریعہ ہیں کہ جن کی اہمیت سے کسی صورت بھی انکار ممکن نہیں ہے۔[15]

2:۔ اخبارات اور رسائل و جرائد:

دنیا بھر کی معلومات اخبارات کی بدولت انتہائی تیز اور جلدی ہو جاتی ہیں اور پوری دنیا میں ہونے والے واقعات کا علم اخبارات کی بدولت بہت آسان ہے اخبارات اور رسائل و جرائد کی اہمیت سے کسی صورت بھی انکار ممکن نہیں ہے اخبارات اور رسائل و جرائد کی اہمیت کے بارے میں پروفیسر مہدی حسن لکھتے ہیں کہ:

"مجلّاتی صحافت کا فرض ایک تو واقعات واطلاعات کا تجزیہ کرنا ہے اور دوسرا کسی واقعہ کے پسِ منظر، پیش منظر اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات کو بیان کرنا بھی مجلاتی صحافت کے فرائض میں شامل ہے۔روزنامہ لوگوں کو

مطلع کرتا ہے جبکہ جریدہ لوگوں کی تعلیم و تربیت کرتا ہے۔ ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہانہ اور سہ ماہی رسالوں کے پاس اتنا وقت ہے کہ وہ کسی بھی واقعہ کا تجزیہ تفصیل سے کرسکیں"۔[16]

3:۔ مجلّات اور ڈائجسٹ وغیرہ:

مجلات اور ڈائجسٹ وغیرہ بھی میڈیا کی ایک اہم قسم شمار ہوتے ہیں اور ان میں مختلف نوعیت کا مواد موجود ہوتا ہے کہ جن میں دینی، سائنسی، سیاسی، ادبی، معلوماتی اور معاشرتی مسائل کے موضوعات پر مواد موجود ہوتا ہے[17] اور اکثر مجلات اور ڈائجسٹوں کا مزاج ایسا ہوتا ہے کہ ان سے تقریباً تمام طبقات کے لوگ عام استفادہ کرسکتے ہیں جبکہ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو ایک خاص طبقہ کے لئے خاص ہوتے ہیں۔[18]

سمعی میڈیا:

سمعی میڈیا میں میڈیا کی مندرجہ ذیل اقسام شامل ہیں:۔

1:۔ ریڈیو:

ریڈیو ابلاغ کا ایک اہم اور تیز ترین ذریعہ ہے اور اس کی لہریں دنیا کے ایسے مقامات پر بھی باہم پہنچتی ہیں کہ جہاں دیگر ذرائع ابلاغ کا پہنچنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے ریڈیو کی نشریات پوری دنیا کے کونے کونے میں بآسانی پہنچ جاتی ہیں اور دنیا کے تمام خطوں سے تعلق رکھنے والے ایسے عوام کہ جو ٹیلی ویژن، اخبارات اور دیگر میڈیا سے مستفید ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں اس سے مستفید ہوتے ہیں۔[19] پروفیسر مہدی حسن ریڈیو کی اہمیت کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں کہ:

> "طبع شدہ پیغامات کے بعد جن میں اخبارات، رسائل، اشتہارات اور کتب شامل ہیں، نظریات، خیالات، اور اطلاعات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لئے جو طریقہ سب سے مؤثر اور کارگر ثابت ہوا ہے اور آج بھی جدید دنیا میں جس کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے وہ ریڈیو ہے"۔[20] "ریڈیو کے مخاطب ہر طبقے، ہر عمر اور ہر علاقے کے لوگ ہوتے ہیں ریڈیو کی آواز ان مقامات پر سنی جاتی ہے جہاں تک ابلاغیات کے کسی اور ذریعے کی رسائی نہیں ہوتی، ریڈیو کی نشریات ہر گھر میں بلا اجازت اور بغیر تعصب کے پہنچ جاتی ہیں اور ریڈیو ہر امیر و غریب کی دسترس میں ہے اس وجہ سے یہ سفر و حضر میں لوگوں کا رفیق بن گیا ہے"۔[21]

بصری میڈیا:۔ بصری میڈیا میں میڈیا کی مندرجہ ذیل اقسام شامل ہیں:

1:۔ ٹیلی ویژن:

" ٹیلی ویژن کا لفظ دو لاطینی الفاظ Tele اور Vision سے مل کر بنا ہے کہ جن میں سے اول الذکر کا معنیٰ "دور" اور ثانی الذکر کا معنیٰ "نظارہ یا دیکھنا" کا ہے پس ٹیلی ویژن سے مراد ایک ایسا آلہ ہے کہ جس کو ہم گھر بیٹھے دور سے دیکھ سکتے ہیں"۔[22] "دنیا میں اس وقت ٹیلی ویژن کے ناظرین کی تعداد ایک ارب سے زائد ہے ٹیلی ویژن پوری دنیا میں اپنی مقبولیت اور افادیت کی وجہ سے ہر اس ملک کی ثقافت کا اہم جزو بن گیا ہے جس میں ٹیلی ویژن کی نشریات کی سہولیات میسر ہیں"۔[23]

2:۔ فلم اور سلائیڈز:

ٹیلی ویژن کے بعد بصری میڈیا کی ایک اہم قسم فلم اور سلائیڈز ہیں جو ابلاغ کا ایک اہم ذریعہ ہیں جس کی بدولت

معاشرے میں بہت ترقی ہوئی ہے۔[24] فلموں کی بہت سی اقسام ہیں کہ جن میں دستاویزی رومانوی، ایکشن، مزاحیہ، جنس وجرائم وغیرہ کافی مشہور و معروف ہیں۔آج کل فلموں اور سلائیڈز کو ذریعہ تعلیم کے طور پر بھی استعمال کیا جا رہا ہے جو بہت کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔[25]

3:۔انٹرنیٹ:

انٹرنیٹ انگریزی زبان کے دو الفاظ یعنی "International" اور "Networking" کا مجموعہ ہے جس کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ:

"انٹرنیٹ کمپیوٹر کا ایسا عالمی نظام ہے کہ جو دنیا بھر کے لاکھوں کمپیوٹرز کو باہمی ربط کے ذریعہ معلومات فراہم کرتا ہے"۔[26]

انٹرنیٹ کی سہولت کی وجہ دنیا نے انقلابی ترقی کی۔ابتداء میں تو انٹرنیٹ کا استعمال صرف کالجز اور یونیورسٹیوں کی حد تک رہا لیکن رفتہ رفتہ اس کے صارفین کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا یہاتک کہ آج یہ ہر فرد کی ضرورت بن چکا ہے اور قدیم و جدید ہر قسم کی معلومات کے بارے میں آگاہی چند لمحوں میں دے دیتا ہے اور پوری دنیا میں شاید ہی کوئی ایسے موضوعات ہوں کہ جو اس کی پہنچ سے باہر ہوں اور اس سہولت کی بدولت پوری دنیا نے ایک گلوبل ویلج کی شکل اختیار کر لی ہے۔[27]

بچوں کی کردار سازی اور جدید میڈیا کے اس پر مثبت اثرات

دورِ حاضر میں میڈیا کا کردار کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے اور میڈیا ہمارے معاشرے کو بنانے اور بگاڑنے میں اپنا اہم کردار ادا کر رہا ہے اور دنیا کے کسی بھی کونے سے تعلق رکھنے والا شخص میڈیا کے اثرات سے محفوظ و مصون نہیں ہے چاہے وہ اثرات کردار سازی کے لئے موزوں ہوں یا نہ ہوں۔[28] قانونِ قدرت ہے کہ معاشرے میں موجود تمام اشیاء کے ایک لحاظ سے فوائد ہوتے ہیں اور ایک اور نقطہ نظر سے اس کے نقصانات سامنے آتے ہیں میڈیا کے ساتھ بھی بالکل یہی معاملہ ہے کہ اس کے بھی معاشرے پر مثبت اور منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں کہ جن سے صرفِ نظر ممکن نہیں ہے۔[29] لہٰذا ذیل بچوں کی کردار سازی میں جدید میڈیا کے مثبت اثرات کو پیش کیا جا رہا ہے:۔

بچوں کی کردار سازی اور ریڈیو کے اس پر مثبت اثرات:

دورِ حاضر میں جدید میڈیا کی بہتات کی بدولت ریڈیو کا استعمال فقط ان علاقوں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے کہ جن علاقوں میں جدید میڈیا کی رسائی ممکن نہیں ہے تاہم پھر بھی ریڈیو کی اہمیت سے صَرفِ نظر ممکن نہیں ہے کیونکہ ریڈیو ایسے مقامات پر بھی اپنے سننے والوں کا ساتھ دیتا ہے کہ جہاں پر دیگر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پہنچ نہیں پاتا ہے۔[30] اور سائنسی ترقی کی بدولت اب تو تقریباہر موبائل فون میں بھی ریڈیو کی سہولت موجود ہے۔ریڈیو کے بھی ہمارے بچوں پر مثبت و منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔بچوں کی کردار سازی کے حوالے سے ریڈیو کے مثبت اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

1:۔ ہمارے بچے ریڈیو سے نشر ہونے والی تلاوت، نعت، تقاریر اور درس وتدریس وغیرہ سے استفادہ کرکے اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔

2:۔ ریڈیو ہمارے بچوں کے لئے تفریح کا ذریعہ بھی ہے کہ جس پر وقتاً فوقتاً ایسے پروگرام نشر ہوتے رہتے ہیں کہ جو

بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں کی تفریح کا بھی سبب بنتے ہیں۔

3:۔ ریڈیو پر مختلف النّوع معلوماتی پروگرام بھی نشر ہوتے رہتے ہیں جن سے بچوں اور بڑوں کی معلومات میں باہم اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

4:۔ ریڈیو کے بعض ایسے چینل بھی ہیں کہ جو صرف تعلیمی وتدریسی مقاصد کے لئے استعمال ہو رہے ہیں جن میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ،اسلام آباد کا ریڈیو چینل سرِ فہرست ہے ایسے چینلز سے بچے اپنی تعلیمی ضروریات کو بھی دور دراز علاقوں میں رہ کر آسانی سے مکمل کر سکتے ہیں۔

بچوں کی کردار سازی اور ٹیلی ویژن کے اس پر مثبت اثرات:

اگرچہ ٹیلی ویژن پر پیش ہونے والی نشریات کے بارے میں عوام النّاس کو کافی تحفظات ہیں لیکن ہر چیز کے نقصانات کے ساتھ ساتھ فوائد بھی ہوتے ہیں لہٰذا بچوں کی کردار سازی کے حوالے سے ٹیلی ویژن کے مثبت اثرات ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں:

1:۔ دنیا کے ہر کونے میں ٹیلی ویژن اپنی نشریات کے ذریعہ سے اخلاقی وتربیتی پروگرام منعقد کر کے بچوں کی کردار سازی میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

2:۔ ٹیلی ویژن پر مختلف مناسبات پر مختلف قسم کے مذہبی پروگرام نشر ہوتے رہتے ہیں جیسے کہ ماہِ رمضان المبارک میں اکثر ٹیلی ویژن چینلز پر زیادہ تر اسلامی اور اصلاحی پروگرام ہی دیکھنے کو ملتے ہیں جس سے ہمارے بچوں کی تربیت اور اصلاح ہوتی ہے۔

3:۔ ہمارے بچوں کو حاصل ہونے والی معلومات میں سے ایک بڑا حصہ ٹیلی ویژن سے حاصل ہونے والی معلومات پر مبنی ہوتا ہے۔

4:۔ ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے پروگراموں میں سے بعض پروگرام ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو معاشرے کی اصلاح،اخلاقی اور روحانی نشوونما کا باعث بنتے ہیں اور ہمارے بچے ایسے پروگراموں سے مستفید ہوتے ہیں۔

5:۔ بعض ٹیلی ویژن چینل پر نشر ہونے والے مختلف ڈرامے اور ٹیلی فلمیں سبق آموز داستانوں اور کہانیوں پر مشتمل ہوتی ہیں کہ جن سے معاشرے میں موجود برائیوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔

6:۔ بعض ٹیلی ویژن چینلز بچوں کی تعلیم وتدریس کے لئے کھیل کھیل میں تعلیم وتربیت کی سہولت میسر کرتے ہیں کہ جس سے بچے آسانی سے تعلیم وتربیت حاصل کر سکتے ہیں۔

7:۔ ٹیلی ویژن کے بعض پروگرام حالاتِ حاضرہ پر مشتمل ہوتے ہیں کہ جن کی بدولت نوجوان نسل دنیا بھر کے مسائل و مشکلات کو گھر بیٹھے نہ صرف دیکھ سکتی ہے بلکہ ان کا مناسب حل تلاش کر سکتی ہے۔

8:۔ بعض ٹیلی ویژن چینلز پر مختلف تعلیمی اداروں کی جانب سے وقتاً فوقتاً تعلیمی وتربیتی پروگرام نشر ہوتے رہتے ہیں کہ جن سے طلباء وطالبات کی راہنمائی ہوتی رہتی ہے۔

9:۔ ٹیلی ویژن پر کچھ ایسے چینلز بھی کام کر رہے ہیں کہ جو صرف معلوماتی اور تعلیمی پروگرام نشر کرتے ہیں جیسے نیشنل جیو گرافک وغیرہ کہ جن سے مسلسل معلومات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

10:۔ بعض بڑے تعلیمی اداروں نے تعلیم کو ہر گھر کی دہلیز پر پہنچانے کے لئے بھی ٹیلی ویژن چینل کا آغاز کیا ہوا ہے جیسے کہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد کا ٹیلی ویژن چینل ہے جو طلباء وطالبات کو تعلیمی سہولیات گھر کی دہلیز پر مسلسل پہنچا رہا ہے۔

11:۔ کچھ ٹیلی ویژن چینل اسے بھی ہیں کہ جو کُل وقتی یا جُزء وقتی صرف مذہبی اور اسلامی پروگرام ہی نشر کرتے ہیں جیسے کہ مدنی چینل، اسلام ٹی وی، پیس ٹی وی وغیرہ ایسے چینل سے نوجوان نسل دین اسلام کی طرف راغب ہوتی ہے۔

بچوں کی کردار سازی اور انٹرنیٹ کے اس پر مثبت اثرات:

بچوں کی کردار سازی کے حوالے سے انٹرنیٹ کے مثبت اثرات مندرجہ ذیل ہیں:۔

1:۔ایسے بیرونی ممالک کہ جن میں مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں مسلمان بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم اور اسلامی تعلیم و تربیت ایک بڑا اہم مسئلہ ہے لیکن انٹرنیٹ نے اس مسئلہ کو بھی حل کر دیا ہے اور اب دنیا کی کسی بھی جگہ سے کسی بھی وقت تعلیم وتربیت دینا کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے اور اس مسئلے کو انٹرنیٹ نے حل کر دیا ہے۔

2:۔ چھوٹے بچوں کی دین اسلام سے رغبت کی خاطر مختلف قسم کی ایپ، کارٹون اور نماز کے طریقے پر مشتمل ویڈیوز سے بھی استفادہ کیا جاتا ہے۔

3:۔ انٹرنیٹ کی سہولت کی بدولت ہمارے بچے دنیا بھر میں شائع ہونے والے علمی و ادبی اخبارات (روزنامہ، سہ روزہ، ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی، نوماہی، سالانہ)، رسائل وجرائد، کتابچے، پمفلٹس وغیرہ کا گھر بیٹھے آسانی سے نہ صرف مطالعہ کر سکتے ہیں بلکہ انہیں آن لائن آرڈر کے ذریعہ سے اپنے گھر کی دہلیز پر منگوا بھی سکتے ہیں۔

4:۔ انٹرنیٹ پر کچھ بچے ایسے پروگرام دیکھتے ہیں کہ جن سے ان کی سوچ مزید مثبت ہوتی ہے اور وہ پروگرام ان کی شخصیت سازی میں گہرا کردار ادا کرتے ہیں۔

5:۔انٹرنیٹ کے مثبت استعمال سے ہمارے جوانوں کی تحقیقی اور تخلیقی صلاحیتوں میں روزانہ کی بنیاد پر اضافہ ہو سکتا ہے۔

6:۔ انٹرنیٹ کی سہولت کی وجہ سے ہمارے بچے اپنے قیمتی وقت کو فضول کاموں میں ضائع کرنے کے بجائے اسے اصلاحی کاموں میں صَرف کر سکتے ہیں اور اس وقت سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

7:۔ انٹرنیٹ کی بدولت ہمارے بچوں کو وطنِ عزیز کے بارے میں تمام تر مسائل و مشکلات کا آسانی سے علم ہو جاتا ہے۔

8:۔ انٹرنیٹ کی سہولت کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں موجود نوجوانوں کو غیر مسلموں کے آراء و نظریات اور بالخصوص اُن کی اسلام کے بارے میں کی جانے والی سازشوں کے بارے میں مکمل آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

9:۔انٹرنیٹ کی سہولت سے ہمارے بچے تقابلِ ادیان جیسے دلچسپ موضوعات کا نہ صرف آسانی سے مطالعہ کر سکتے ہیں بلکہ ادیانِ عالم کی رسوم ورواج، مذہب ومسلک اور تہذیب و ثقافت وغیرہ کے متعلق باہم معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

10:۔انٹرنیٹ کی بدولت ہمارے بچے گھر بیٹھے بٹھائے دنیا بھر میں موجود کسی بھی تعلیمی ادارے یا یونیورسٹی میں ایسے مضامین میں اپنا داخلہ کروا سکتے ہیں کہ جن مضامین میں داخلے کی سہولت ہماری ملکی یونیورسٹیوں میں موجود نہیں ہے۔

11:۔انٹرنیٹ کی سہولت کی بدولت ہمارے بچے دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود تعلیمی ادارے میں آن لائن کورسز

میں داخلے کے بعد گھر بیٹھے اپنی تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں اور گھر بیٹھے ہوئے امتحانات بھی دے سکتے ہیں۔

12:۔ انٹرنیٹ کو دینِ اسلام کی تبلیغ وترویج کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور دورِ حاضر میں اس کی کچھ مثالیں بھی دیکھنے میں آئی ہیں۔

13:۔ انٹرنیٹ کے توسط سے ہمارے بچوں کے دنیا میں موجود مختلف اقوام کے ساتھ ربط استوار ہوتا ہے جو ایک دوسرے کے مثبت اقدار کو سمجھنے اور جاننے کا باعث بنتا ہے جس کے باعث معاشرے میں موجود غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ممکن ہے۔

14:۔ انٹرنیٹ کی بدولت ہمارے بچے اسلامی لٹریچر (کتب، رسائل وجرائد، پمفلٹ، آڈیو اور ویڈیو پیغامات وغیرہ) کو غیر مسلموں تک پہنچا کر انہیں راہِ راست کا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔

15:۔ انٹرنیٹ کی بدولت ہمارے بچے مختلف موضوعات پر مبنی کتب اور دیگر مذہبی لٹریچر کا بآسانی مطالعہ اور آن لائن خرید وفروخت کر سکتے ہیں۔

بچوں کی کردار سازی اور سوشل میڈیا کے اس پر مثبت اثرات:۔

بچوں کی کردار سازی کے حوالے سے سوشل میڈیا کے مثبت اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

1:۔ سوشل میڈیا کی بدولت بچے اسلامی معلومات اور فقہی مسائل کو باآسانی سیکھ سکتے ہیں۔

2:۔ ہمارے بچے سوشل میڈیا کی بدولت بہتر طور پر اظہارِ رائے کا حق استعمال کر سکتے ہیں۔

3:۔ سوشل میڈیا کی بدولت معاشرے کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ باہم مربوط رہتے ہیں اور انہیں دنیا کے کسی بھی کونے میں رونما ہونے والے حالات وواقعات سے آگاہی ہوتی رہتی ہے۔

4:۔ سوشل میڈیا کی بدولت ہمارے بچوں میں موجود مثبت مخفی صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں۔

5:۔ سوشل میڈیا کی بدولت ہمارے بچوں میں خود اعتمادی کی فضا قائم ہوتی ہے اور بچے گفتگو کا سلیقہ سیکھتے ہیں۔

6:۔ سوشل میڈیا کی بدولت ہمارے بچوں میں بعض مثبت سماجی سرگرمیاں بھی جنم لیتی ہیں۔

7:۔ سوشل میڈیا کی بدولت بچوں میں حالاتِ حاضرہ اور معلوماتِ عامہ کی نشوونما ہوتی ہے۔

8:۔ سوشل میڈیا بچوں کو عملی زندگی کی تیاری میں معاونت فراہم کرتا ہے۔

9:۔ سوشل میڈیا کے ذریعے بچے معاشرے میں مثبت تحریک پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

10:۔ سوشل میڈیا بچوں میں قوتِ ارادی کو مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔

بچوں کی کردار سازی اور اخبارات، رسائل وجرائد اور کُتب کے اس پر مثبت اثرات:

جدید میڈیا کے اس دور میں اخبارات، رسائل وجرائد اور کُتب کی اہمیت میں معمولی کمی دیکھنے میں آئی ہے لیکن پھر بھی اخبارات، رسائل وجرائد اور کُتب کی اہمیت سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی ہے[31] لہٰذا بچوں کی کردار سازی کے حوالے سے اخبارات، رسائل وجرائد اور کُتب کے مثبت اثرات مندرجہ ذیل ہیں:۔

1:۔ اخبارات، رسائل وجرائد اور کُتب کے مطالعہ سے بچوں میں کُتب بینی اور مطالعہ کی عادت پروان چڑھتی ہے۔[32]

2:۔ اخبارات، رسائل وجرائد اور کُتب کے مطالعہ سے بچوں کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور بچے کی یادداشت میں

بہتری آتی ہے۔[33]

3:۔ اخبارات ،رسائل وجرائد اورکُتب کے مطالعہ سے بچوں کے ذخیرہ الفاظ میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے جو اُن کو عملی زندگی میں کام آتا ہے۔[34]

4:۔ اخبارات ،رسائل وجرائد اورکُتب کے مطالعہ سے بچوں کا دماغ مختلف قسم کے امراض سے محفوظ رہتا ہےاور ذہنی تناؤ کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

5:۔ اخبارات ،رسائل وجرائد اورکُتب میں موجود اخلاقی اور اصلاحی مضامین بچوں کی اخلاقی تربیت کرکے انہیں حُسنِ کردار سے مزیّن کرتے ہیں۔

6:۔ اخبارات ،رسائل وجرائد اورکُتب کا مطالعہ بچے کے قیمتی وقت کو ضیاع سے بچاتا ہےاور اس کی صلاحیتوں میں اضافہ کرتا ہے۔[35]

7:۔ اخبارات ،رسائل وجرائد اور کتب کے مطالعہ کی بدولت بچوں کے علم میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔[36]

8:۔ ایسے اخبارات ،رسائل وجرائد اورکُتب بھی درجنوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں کہ جو بچوں کی کردار سازی اور سیرت کی تعمیر میں اعلیٰ کردار ادا کرتے ہیں ایسے لٹریچر کے مطالعہ سے بچوں کی بہتر کردار سازی ممکن ہے۔[37]

9:۔ والدین کو چاہئے کہ بچوں کو ایسے اخبارات ،رسائل وجرائد اورکُتب کہ جن میں مختلف قسم کے اخلاقی اور اصلاحی مضامین شامل ہوتے ہیں کے مطالعہ کی عادت ڈالیں تاکہ ان کی اصلاح ہوسکے۔[38]

بچوں کی کردار سازی اور جدید میڈیا کے اس پر منفی اثرات

اس دور کو میڈیا کے انقلاب کا دور کہا جاتا ہے اور میڈیا جہاں معاشرتی اصلاح میں اپنا اہم کردار پیش کر رہا ہے وہیں پر اس کے منفی اثرات بھی معاشرے پر مسلسل پڑ رہے ہیں کہ جن سے ہمارا معاشرہ بالخصوص ہماری نوجوان نسل میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے۔[39] ذیل کی بحث میں بچوں کی کردار سازی پر جدید میڈیا کے منفی اثرات کا تفصیلی جائزہ لیا جارہا ہے:۔

بچوں کی کردار سازی اور ریڈیو کے اس پر منفی اثرات:

بچوں کی کردار سازی پر ریڈیو کے منفی اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

1:۔ ریڈیو کی نشریات میں بعض اوقات فحش میوزک کو شامل کیا جاتا ہے جو سامعین کے لئے بالخصوص نوجوان نسل کے لئے نامناسب ہوتا ہے۔

2:۔ ریڈیو کی نشریات میں قومی اور بین الاقوامی کرکٹ میچوں کے دنوں میں میچ کی مکمل لائیو کوریج نشر کی جاتی ہے کہ جو بچوں کے قیمتی وقت کے ضیاع کا موجب بنتی ہے۔

3:۔ ریڈیو کی نشریات میں بعض اوقات ایسے تشہیری مواد کو نشر کیا جاتا ہے کہ جس میں غیر اخلاقی گفتگو کی جاتی ہے جس کی وجہ سے بچوں کی تربیت پر بُرا اثر مرتب ہوتا ہے۔

بچوں کی کردار سازی اور ٹیلی ویژن کے اس پر منفی اثرات:۔

بچوں کی کردار سازی میں ٹیلی ویژن کے منفی اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

1:۔ بعض ٹیلی ویژن چینلز پر تفریح کے نام پر ایسے مواد کو نشریات میں شامل کیا جاتا ہے کہ جو حقائق سے بہت دور ہوتے ہیں اور بچوں کے کردار پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔

2:۔ ٹیلی ویژن کے مختلف چینلز پر نشر ہونے والے ڈراموں اور فلموں میں معاشرتی اور اخلاقی برائیاں شامل ہوتی ہیں اور ان کی طرف ملتی ہے۔

3:۔ چونکہ ٹیلی ویژن پر چوبیس گھنٹے نشریات کا سلسلہ جاری رہتا ہے لہٰذا بچوں کے وقت کے ضیاع کا سبب بنتا ہے۔

4:۔ ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے بعض اشتہارات کا مواد ایسا ہوتا ہے کہ وہ فیملی کے ساتھ بیٹھ کر دیکھنے کے قابل نہیں ہوتے ہیں۔

5:۔ بعض ٹیلی ویژن نیوز چینلز پر تشدد اور جنسی مسائل سے بھرپور خبریں نشر کی جاتی ہیں کہ جو بچوں پر منفی اثر ڈالتی ہیں۔

6:۔ بعض ٹیلی ویژن چینلز پر میوزک اور تفریح کے نام پر بے حیائی اور بے ہودگی پھیلائی جارہی ہے کہ جو بچوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔

7:۔ بچوں کے تفریحی چینلز پر نشر ہونے والے کارٹون پروگرامز میں بھی بے ہودگی اور بے حیائی کو جگہ دی جارہی ہے جو بچوں کے لئے وقت کے ضیاع کے ساتھ ساتھ منفی سرگرمیوں کے حامل بن رہے ہیں۔

8:۔ ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے ڈراموں اور فلموں میں ہیرو اور وِلن کا کردار ادا کرنے والوں کو بچے نہ صرف شوق سے دیکھتے ہیں بلکہ ان کی کاپی کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں اور ان کے فِلمائے ہوئے ہر کام کو اچھا شمار کرتے ہیں لہٰذا وہ اکثر ناجائز کاموں جیسے تمباکو نوشی اور شراب نوشی وغیرہ میں ملوث ہوتے ہیں جس سے بچوں کی تربیت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔

9:۔ بعض ٹیلی ویژن چینلز پر ایسے ڈرامے اور فلمیں نشر کی جاتی ہیں کہ جن میں دیگر مذاہب یعنی ہندومت، عیسائیت، سکھ مت وغیرہ کی تعلیمات شامل ہوتی ہیں کہ جو مسلمان بچوں کے لئے انتہائی نامناسب شمار ہوتی ہیں۔

بچوں کی کردار سازی اور انٹرنیٹ کے اس پر منفی اثرات:

بچوں کی کردار سازی کے حوالے سے انٹرنیٹ کے منفی اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

1:۔ انٹرنیٹ کو معاشرتی برائیوں کا گڑھ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس کے استعمال کے لئے صارف کو قدم پھونک پھونک کر رکھنے پڑتے ہیں اور بعض بچے اس پر موجود فحش اور غلط قسم کی ویب سائٹس وغیرہ کو استعمال کرتے ہیں جس سے برائی جنم لیتی ہے۔

2:۔ انٹرنیٹ کے بے جا استعمال نے بچوں کے دلوں سے بزرگوں کی قدر و منزلت کو کم کردیا ہے اور رشتوں کے تقدس کو پامال کرکے رکھ دیا ہے۔

3:۔ انٹرنیٹ کے استعمال سے بچوں کا قیمتی وقت گپ شپ اور دیگر فضول کاموں میں ضائع ہو جاتا ہے جس سے ان کی زندگی پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔

4:۔ کچھ بچے انٹرنیٹ کو وقت گزاری کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس دوران وہ مختلف قسم کی اخلاقی برائیوں میں

ملوّث ہو جاتے ہیں جیسے کہ مخالف صنف سے میسجنگ اور روابط وغیرہ

5:۔ انٹرنیٹ کے بے جا استعمال سے بچوں میں مختلف قسم کی بیماریاں جیسے نیند کی کمی وغیرہ جنم لیتی ہیں۔

6:۔ انٹرنیٹ پر بعض موضوعات جیسے کہ زنا، جنسی طور پر ہراساں کرنا، زنا بالجبر، ہم جنس پرستی اور جانوروں کے ساتھ ناجائز تعلقات استوار کرنا وغیرہ کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے اور ایسے موضوعات کو کافی بڑھاچڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔

7:۔ انٹرنیٹ کے مسلسل استعمال سے بچے اپنے معاشرے اور عزیز و اقارب سے کٹ کر رہ جاتے ہیں جس کا ان کی نجی زندگی پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

8:۔ انٹرنیٹ کے مسلسل استعمال سے ہمارے بچوں میں موجود مذہبی رجحانات ختم ہو رہے ہیں اور ان میں کمی دیکھنے میں آرہی ہے۔

9:۔ انٹرنیٹ کے استعمال سے انسان میں موجود نفسانی خواہشات کو تقویت ملتی ہے جس کے نتیجے میں فحاشی اور عریانی عام ہو رہی ہے۔

10:۔ انٹرنیٹ پر بچے فحش اور غلط قسم کی ویب سائٹس اور ویڈیوز دیکھتے ہیں کہ جس کے نتیجے میں وہ قبل از وقت حدِ بلوغت کو چھو لیتے ہیں جس سے معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہیں۔

11:۔ انٹرنیٹ پر ایسی بے شمار ویب سائٹس موجود ہیں کہ جن کا کام لوگوں کو جنسی بے راہ روی کے طریقوں سے ہم آہنگ کرنا ہے اور ایسی ویب سائٹس ہمارے بچوں کو لذت اور شہوت کے حصول کے نئے نئے طریقوں سے واقفیت فراہم کرتی ہیں۔

بچوں کی کردار سازی اور سوشل میڈیا کے اس پر منفی اثرات:

بچوں کی کردار سازی کے حوالے سے سوشل میڈیا کے منفی اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

1:۔ سوشل میڈیا کے استعمال کی بدولت بچوں کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔

2:۔ سوشل میڈیا کے ذریعے صارفین خبر کو بغیر تحقیق کے پھیلا دیتے ہیں کہ جس کی بدولت بہت سے مسائل جنم لیتے ہیں۔

3:۔ سوشل میڈیا کے ذریعے فحاشی، عریانی اور بے حیائی کو فروغ ملتا ہے۔

4:۔ سوشل میڈیا کے ذریعے بچوں میں ناشائستہ اور بے ہودہ زبان کا استعمال عام ہو رہا ہے اور معاشرہ اخلاقی اقدار سے محروم ہو رہا ہے۔

5:۔ سوشل میڈیا ہمارے جوانوں کو قوتِ ایمانی اور جذبہ جہاد سے دور کرنے کا سبب بن رہا ہے۔

6:۔ سوشل میڈیا کا کثرت سے استعمال بچوں کو کھیل کود سے دور کر رہا ہے کہ جس کی وجہ سے بچوں کی جسمانی نشوونما اور صحت متاثر ہو رہی ہے۔

7:۔ سوشل میڈیا کے ذریعے بچے غیر شرعی مواد ایک دوسرے کو ارسال کرتے ہیں جو کہ اخلاقی گراوٹ کا باعث بن رہا ہے۔

8:۔ سوشل میڈیا کے ذریعے بچوں میں رشتوں کا تقدس اور بزرگوں کا احترام ختم ہوتا جارہا ہے۔

9:۔ سوشل میڈیا کا منفی استعمال بچوں میں شر اور عدمِ برداشت کا مادہ پیدا کرتا ہے۔

10:۔ سوشل میڈیا کے زیادہ استعمال کی بدولت کُتب بینی کی عادت ماند پڑتی جا رہی ہے۔

11:۔ سوشل میڈیا کے بے جا استعمال کی بدولت نوجوان طبقہ معاشرتی اور سماجی تعلقات کے فقدان کا شکار ہو رہا ہے۔

12:۔ سوشل میڈیا کے ذریعے صارفین میں حسد جیسی بری عادت تیزی سے جنم لے رہی ہے۔

بچوں کی کردار سازی اور ویڈیو گیم کے اس پر منفی اثرات:

بچوں کی کردار سازی کے حوالے سے ویڈیو گیم کے منفی اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

1:۔ بعض ویڈیو گیمز بچوں کے خالی ذہنوں کو جبر و تشدد اور مار دھاڑ پر مجبور کر دیتی ہیں اور بچے ہر وقت انہی کاموں میں سرگرم نظر آتے ہیں۔

2:۔ ویڈیو گیم بچوں کو چار دیواری کے اندر مقیّد کر کے رکھ دیتی ہے اور وہ گھر سے باہر نکلنے کو اذیت جانتے ہیں۔

3:۔ ویڈیو گیم کے استعمال سے بچوں کی طبیعت روز بروز بگڑ رہی ہے کیونکہ وہ ویڈیو گیم کھیلنے میں اس قدر مصروف ہوتے ہیں کہ انہیں کھانا کھانے کی فکر تک نہیں ہوتی جس کی بدولت ان کی صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

4:۔ ویڈیو گیم کے استعمال سے بچوں کی نظر کمزور ہو رہی ہے اور بچوں کی ریڑھ کی ہڈی گھنٹوں بیٹھنے کی وجہ سے کمزور اور متاثر ہو رہی ہے۔

5:۔ ویڈیو گیم بچوں کے وقت کے ضیاع کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور کئی کئی گھنٹوں کے حساب سے بچے ویڈیو گیم سے محظوظ ہوتے ہیں۔

6:۔ دشمن نے بعض ایسے ویڈیو گیمز بھی متعارف کرا دیئے ہیں کہ جن میں چوری، ڈاکہ اور قتل جیسی وارداتیں کر کے ان پر خوشی منائی جاتی ہے جو ہمارے بچوں کے لئے انتہائی نامناسب ہے۔

7:۔ اکثر ویڈیو گیمز میں بچوں کو جرم اور اس کے طریقوں سے روشناس کروایا جاتا ہے جو بچوں کی تربیت کے لئے غیر موزوں ہے۔

8:۔ ان تمام تر نقصانات کے ساتھ ساتھ ویڈیو گیمز پیسے کی تباہی کا موجب بھی بنتی ہیں جس کا ازالہ ممکن نہیں ہے۔

بچوں کی کردار سازی اور ہماری ذمہ داریاں

جدید میڈیا کے منفی اثرات ایک فطری عمل ہے لیکن والدین مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کر کے اپنے بچوں کو پہنچنے والے نقصان کو ختم یا کم کر سکتے ہیں:

1:۔ میڈیا کو اپنی حدود و قیود میں رہ کر اپنے فرائض سرانجام دینے چاہئیں تاکہ وہ معاشرے میں بگاڑ کا سبب نہ بن سکے۔

2:۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ انہیں جنسی تعلیم و تربیت بھی فراہم کرنی چاہئے۔

3:۔ والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کے لئے بھی وقت نکالیں اور اس اہم فریضہ سے صَرفِ نظر نہ کریں۔

4:۔ حکامِ وقت کو چاہئے کہ میڈیا کو اسلامی قوانین کا پابند بنائے تاکہ معاشرے میں ہونے والی برائیوں کا سد باب ہو سکے۔

5:۔ والدین کو چاہئے کہ بچوں سے ضرورت سے زیادہ لاڈ پیار نہ کریں کیونکہ یہ امر بچوں کے بگاڑ کا سبب بنتا ہے۔

6 :۔ حکامِ وقت کو چاہیے کہ وہ طلباء وطالبات کے لئے الگ الگ تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں لائیں تاکہ ماحول بہتر ہو سکے۔

7 :۔ والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے قیمتی وقت میں سے تھوڑا سا وقت اپنی اولاد کے لئے بھی نکالیں اور انہیں اپنی موجودگی میں میڈیا کا استعمال کرنے کی اجازت فراہم کریں۔

نتائج البحث

مندرجہ بالا تمام بحث سے یہ نتائج اخذ ہوتے ہیں کہ میڈیا کی اہمیت سے چشم پوشی ممکن نہیں ہے اور اس سے چھٹکارہ بھی ناممکن ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس کے استعمال میں ممکنہ حد تک مثبت پہلوؤں کو اختیار کیا جائے تاکہ ہم اپنی آئندہ نسل کو ایک بہتر مستقبل کی ضمانت فراہم کر سکیں۔ بحیثیتِ مسلمان ہمیں چاہئے کہ ہم تمام جدید سائنسی علوم اور ایجادات سے نہ صرف واقف ہوں بلکہ ان کے استعمال کے بارے میں بھی جانتے ہوں۔ اربابِ اختیار کو چاہئے کہ وہ بچوں کی اخلاقی تربیت والے موضوعات پر مبنی کتب کو شاملِ نصاب کریں تاکہ بچوں کی کردار سازی بہتر انداز سے ممکن ہو سکے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ غیر اخلاقی مواد کی میڈیا پر نشر واشاعت پر پابندی عائد کرے تاکہ آئندہ نسل اخلاقی لحاظ سے بہتر ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1 : مولوی فیروزالدین، فیروزاللغات (اردو جامع)، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور (جدید ایڈیشن)، ص: ۱۰۰۲

Mūlwī Fayrūz al Dīn, Fayrūz al Lughāt, Fayrūz Suns limited Lāhūr new Edition, P: 1002.

2 : ایضًا، ص: ۷۶۴

Ibid, P:764.

3 : الاعلیٰ، ۱۴

Al A'lā, 14.

4 :- *Martin Lister, New Media: A Critical Introduction, P19, John Robert Publishing, Colombo, 1994*

5 : مہدی حسن، پروفیسر، ابلاغ عام، مکتبہ کاروان، لاہور، ستمبر: ۲۰۰۷ء، ص: ۳۲

Professor Mehdī Ḥasan, Iblāgh e 'Ām, Maktabah Kārwān, Lāhūr, September: 2207, P: 32.

6 : دکتور یوسف محی الدین، الاعلام نشاتہ وسائلہ مایؤثر فیہ، دار احیاء التراث، بیروت، ۱۹۹۶ء، ص: ۶

Dr. Yūsuf Muḥyuddīn, Al A'lām Nash'tuh wa Sā'iluh Mā Yu'aththaru Fīh,(Beirūt: Dār Iḥyā' al Turāth, 1996), P:6.

7:- *Shan-Ul-Haque, Oxford English Dictionary, P 923,Oxford University Press, Pakistan.*

8 : تہامی، عابد مسعود، جرنلزم، عظیم اکیڈمی، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص: ۹۱

Tahāmī, 'Ābid Masūd, Journalism, (Lāhūr: 'Azīm Academy,2009), P: 91.

9: ایضاً، ص:۹۹

Ibid, P:99.

10: ایضاً

Ibid.

11: شیخ، مغیث الدین، جرنلزم، مرکزی کتب خانہ، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص:۸۱

Shaykh, Mughīth al Dīn, Journalism, (Lāhūr: Markazī Kutab Khanah,1999), P:81.

12: سعدی، نفیس الدین، ابلاغِ عامہ اور دورِ جدید، ڈیسنٹ پریس، اردو بازار، کراچی، ۲۰۰۱ء، ص:۱۹

S'dī, Nafīs al Dīn, Iblāgh e 'Āmmah & Dawr e Jadīd, (Karāchī: Decent press Urdu Bāzār Karachi, 2001, P: 19.

13: ایضاً، ص:۲۰

Ibid, P:20.

14: مہدی حسن، پروفیسر، صحافت، اعتصام پبلشرز، لاہور، ص:۸۸

Professor Mehdī Ḥasan, Ṣaḥāfat, (Lāhūr: I'tiṣām publishers), P: 88.

15: مہدی حسن، پروفیسر، جدید ابلاغ عام، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ص:۹۸

Professor Mehdī Ḥasan, Iblāgh e 'Ām, (Islamabad: Muqtadarah Qūmī Zubān), P :98.

16: فہمی، کتب الدین التجار، مسلم گھرانے پر ذرائع ابلاغ کے اثرات، ادارہ معارف اسلامیہ، لاہور، ۲۰۰۶ء، ص: ۶۲

Fahmī, Katb al Dīn al Tujār, Muslim Gharāny par Dharā'i' Iblāgh ky Atharāt, (Lāhūr: Idārah Ma'ārif Islāmiyah, 2006), P: 62.

17: ہاشمی، فرخندہ، مبادیاتِ اخبار نویسی، ملک بُک ڈپو، لاہور، ۲۰۰۸ء، ص:۸۹

Hāshmī, Farkhandah, Mubādiyāti Akhbār Nawīsī,(Lāhūr: Malak Book Depot, 2008), P:89.

18: مہدی حسن، پروفیسر، تصویری صحافت، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ص:۷۹

Professor Mehdī Ḥasan, Taṣwīrī Ṣaḥāfat, (Islamabad: Muqtadarah Qūmī Zubān), P:79.

19: تہامی، عابد مسعود، جرنلزم، عظیم اکیڈمی، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص: ۲۹

Tahāmī, 'Ābid Masūd, Journalism, (Lāhūr: 'Azīm Academy,2009), P: 29.

20: مہدی حسن، پروفیسر، جدید ابلاغ عام، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ص:۱۰۹

Professor Mehdī Ḥasan, Jadīd Iblāgh e 'Āmm, (Islamabad: Muqtadarah Qūmī Zubān), P: 109.

21: ایضاً، ص:۱۱۰

Ibid, P:110.

22: مہدی حسن، پروفیسر، تصویری صحافت، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ص: ۱۰۷

Professor Mehdī Ḥasan, Taṣwīrī Ṣaḥāfat, (Islamabad Muqtadarah Qūmī Zubān), P: 107.

23: مہدی حسن، پروفیسر، صحافت، اعتصام پبلشرز، لاہور، ص:۹۹

Professor Mehdī Ḥasan, Ṣaḥāfat, (Lāhūr: I'tiṣām publishers), P: 99.

24: سعدی، نفیس الدین، ابلاغِ عامہ اور دورِ جدید، ڈِیسنٹ پریس، اردو بازار، کراچی،۲۰۰۱ء، ص:۷۱

S'dī, Nafīs al Dīn, Iblāgh e 'Āmmah & Dawr e Jadīd, (Karāchī: Decent press Urdu Bāzār Karāchī, 2001, P: 71.

25: ایضًا

Ibid.

26:- *Long Man, Dictionary of Contemporary English, P 921, Long Man Corpus Network.*

27: سعدی، نفیس الدین، ابلاغِ عامہ اور دورِ جدید، ڈِیسنٹ پریس، اردو بازار، کراچی،۲۰۰۱ء، ص:۶۰

S'dī, Nafīs al Dīn, Iblāgh e 'Āmmah & Dawr e Jadīd,(Karāchī: Decent press Urdu Bāzār Karāchī, 2001, P: 60.

28: زیدی، سید عابد حسین، تربیتِ اولاد کے سنہری اصول، ادارہ پیغامِ وحدتِ اسلامی، کراچی، ص: ۸۳

Zaydī, Sayyad 'Ābid Ḥussayn, Tarbiyat e Awlād ky Sunehrī 'Uṣūl, (Karāchī: Idārah Pighām e Waḥdat e Islāmī), P: 83.

29: چغتائی، حکیم طارق محمود، تربیتِ اولاد، اسلام اور جدید سائنس، ادارہ اسلامیات، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص:۱۵

Chughtā'ī, Ḥakīm Ṭāriq Maḥmūd, Tarbiyat e Awlād, Islām awar jadīd Science, (Lāhūr: Idārah Islāmiyāt, 2012), P: 15.

30: شیخ، مغیث الدین، جرنلزم، مرکزی کتب خانہ، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص:۱۱۷

Shaykh, Mughīth al Dīn, Journalism, (Lāhūr: Markazī Kutab Khanah,1999), P:117.

31: جعفری، رئیس احمد، فلسفہ تعلیم وتربیت، کشمیری بازار، لاہور، ۲۰۰۲ء، ص:۶۸

Ja'farī, Ra'īs Aḥmad, Falsafah Ta'līm wa Tarbiyat, (Lāhūr: Kashmīrī Bāzār, 2002), P: 68.

32: ہاشمی، فرخندہ، مبادیاتِ اخبار نویسی، ملک بُک ڈِپو، لاہور، ۲۰۰۸ء، ص:۳۹

Hāshmī, Farkhandah, Mubādiyāti Akhbār Nawīsī,(Lāhūr: Malak Book Depot, 2008), P:39.

33: ایضًا

Ibid.

34: ایضًا

Ibid.

35: ڈاکٹر محمد امین، تعلیمی ادارے اور کردار سازی، عزیز بُک ڈپو، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص: ۷۲

Dr. Muḥmmad Amīn, Ta'līmī Idāry awar kirdār Sāzī, (Lāhūr: 'Azīz Bool Depot, Urdu Bāzār, 2007), P:72.

36: ایضًا

Ibid.

37: ایضًا، ص: ۷۳

Ibid, P: 73.

38: ایضًا

Ibid.

39: نجفی، سید ابنِ حسن، اصولِ تربیت، ادارہ پیغامِ وحدتِ اسلامی، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص: ۱۳۹

Najafī, Sayyad Ibn Ḥasan, ʻUsūl e Tarbiyat, (Karāchī: Idārah Waḥdat e Islāmī, 2012), P: 139.